سوال

(319)وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک آدمی فوت ہوا، اس نے بائیس لاکھ روپیہ کی جائیداد چھوڑی ہے، پسماندگان میں والدہ، دو بیویاں، چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، ہر ایک وارث کو کتنا حصہ ملے گا، کتاب و سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ والدہ کو چھٹا حصہ ملتا ہے کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے، ارشاد باری تعالی ہے : ''اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔'' [1]

دونوں بیویاں ترکہ سے آٹھویں حصہ میں شریک ہوں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے : ''خاوند کے صاحب اولاد ہونے کی صورت میں بیویوں کا آٹھواں حصہ ہو گا۔'' [2]

مقررہ حصے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کی اولاد کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے مذکر رشتہ داروں کا ہے۔'' [3] پھر باقی ترکہ کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دگنا حصہ ملے۔ قرآن میں ہے : ''تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' [4]سہولت کے پیش نظر ترکہ کے چوبیس حصے کیے جائیں پھر ان سے چار حصے والدہ کو، تین حصے بیوگان کو اور باقی سترہ حصے اولاد کے ہیں۔ تقسیم کے لیے مندرجہ ذیل صورت ہوگی۔

والدہ	(بیوی، بیوی)	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	ٹوٹل
۲۴/۴	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۲۶۴/۷۱	۲۶۴/۷۱	۲۶۴/۷۱	۲۶۴
۴۴	(۳۳)	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۷۱	۷۱	۷۱	

چونکہ جائیداد بائیس لاکھ روپیہ ہے اسے ۲۶۴ پر تقسیم کیا تو ایک حصہ 8333.33روپے آتا ہے۔ اب ہر وارث کو ان کے حصوں کے مطابق اسے تقسیم کر دیا جائے۔ جو حسبِ ذیل ہے :

والدہ کو 366667 بیوگان کو 275000 روپے ہر بیوہ کو 137500 روپے

ہر بیٹے کو 28333.25 روپے اور ہر بیٹی کو 141666.70 روپے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ١١۔

[2] النساء: ١٢۔

[3] بخاری، الفرائض۔

[4] النساء: ١١۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 292

محدث فتویٰ